جلدی سے اپنا ہاتھ کھینچا۔

"اب اس طرح رونے والی شکل تو مت بناؤ۔ سات دن ہو گئے تھے تمہیں دیکھے ہوئے پہلے پردے کا نہیں تھا اب جب شادی میں تھوڑے سے دن رہ گئے ہیں تو بالکل ہی پابندی لگا دی ہے۔ ایک بار شادی ہو جانے پھر سب کو دیکھ لوں گا۔"

سجاول کے جھنجلائے ہوئے انداز پر وہ بے ساختہ مسکرائی۔

"اب دیکھ لیا نا اب جاؤ۔" لیلیٰ نے ایک بار پھر پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"ابھی کہاں، ابھی تو میری آنکھوں کی تسلی بھی نہیں ہوئی۔" سجاول کے انداز پر اس کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔

"سجاول! جاؤ پلیز۔" خود کو سنبھالنے کے بعد اس نے سجاول کا بازو پکڑ کر اسے آگے دھکیلا۔

"بابا آ گئے۔" وہ زور سے بولی تو سجاول جلدی سے بلو کے پیچھے چھپ گیا تو وہ ایک دم کھلکھلا کر ہنس دی۔

"کہاں ہیں؟" بابا کی آواز پر جہاں اس کی ہنسی کو بریک لگا تھا وہیں سجاول نے منہ پر ہاتھ پھیر کر اسے دھمکی دی۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے پچھلے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ لیلیٰ نے مسکرا کر اسے اندھیرے میں گم ہوتے دیکھا۔

☆ ☆ ☆

میں نے کافی سوچ بچار کرنے کے بعد اپنی پلیٹ میں وہ شوربہ جیسا مائع الٹا جس میں لہسن پیاز سب علیحدہ علیحدہ تیر رہے تھے۔ میں نے بڑی بے چارگی سے سلمیٰ کو دیکھا۔

ننھی سی ملالہ کے تاثرات میرے جیسے تھے۔

"بی بی! آج سالن بڑے مزے کا بنا ہے۔" سلمیٰ نے بڑا ہی لگا کر بتایا ہے۔ سلمیٰ نے وہ نوالہ منہ کے آگے رکھتے ہوئے کہا تو ملالہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔

"کل یہ مجھ [illegible]" [illegible]

"زین! آج [illegible]" [illegible] متوجہ ہو گیا [illegible]

آج میں آفس سے [illegible] فون آیا وہ مجھ سے ملنا چاہتی [illegible] دوران آفس کا خیال [illegible]

"زین! آفس کیا پوچھ رہی [illegible]" فوراً سنبھل کر بیٹھ گیا۔

"وہ دراصل آج میں شازمہ سے [illegible] اس لیے میں آفس سے [illegible] گھر جلدی آ گیا تو میں نے بھی [illegible] جانتا ہوں انہیں برا لگا ہو گا لیکن میں [illegible] جھوٹ بولنا مجھے پسند نہیں [illegible] "کل [illegible] پیرنٹس میٹنگ ہے۔ آپ آ سکیں گے؟" [illegible] پریشانی سے بنی کو دیکھا۔

"اچھا بیٹا کوشش کروں گا۔" "میرے [illegible]" نے غصے سے مجھے دیکھا اور کرسی سے اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔ میں شرمندہ ہو کر رہ گیا۔ پھر میں نے کچھ سوچ کر شازمہ کا نمبر ملا لیا۔

"خیریت آج چاند کہاں سے نکلا ہے؟" مسحور کن آواز سن کر وہ چہکی تو میں بے ساختہ مسکرا دیا۔

"بس تمہاری یاد آ رہی تھی۔" میرا لہجہ خود بخود رومانٹک ہو گیا تو وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"شازمہ! کل بچوں کے اسکول میں پیرنٹس میٹنگ ہے تو میں سوچ رہا تھا تم بھی میرے ساتھ چلو، اکیلے جانا اچھا نہیں لگتا۔" آخر کار آدھا گھنٹہ بات کرنے کے بعد میں نے خود کو اصل بات کہنے کے لیے تیار کر ہی لیا لیکن دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو شازمہ!"

"ہاں زین پلیز مائنڈ مت کرنا۔ کل مجھے بہت ضروری کام ہے۔ سو پلیز سوری۔"

"شازمہ! تھوڑی دیر کے لیے زیادہ ٹائم نہیں لگے گا۔" میرا لہجہ التجائی ہو گیا۔

[illegible]

"نہیں وہ کل [illegible] اور تم میری ہونے والی بیوی ہو۔" میرا انداز جتاتا ہوا تھا۔

"زین! اصل کی کل دیکھی جائے گی۔ کل کے لیے میں اپنا آج خراب نہیں کر سکتی۔ آئی ایم سوری۔" شازمہ نے روکھا سا جواب دے کر فون بند کر دیا۔ ہر بار ایسا ہی ہوتا تھا اور ہر بار میں نئے سرے سے دکھی ہوتا تھا۔

☆ ☆ ☆

"بس بی بی! اس سے آگے اب میں نہیں جا سکتی۔ میرا آپ کا ساتھ یہیں تک تھا۔ میں نے آپ کو خدا کی امان میں دیا۔" خیراں نے اس کا ہاتھ چومتے ہوئے کہا تو وہ رو دی۔

"خیراں! میں کہاں جاؤں؟" وہ ڈری ہوئی نظروں سے اپنے دونوں اطراف بنے ہوئے بڑے بڑے گیٹوں والی کوٹھیوں کو دیکھنے لگی۔

"بی بی! اس طرح رو کر میرا دل اور نہ دہلاؤ۔ مجھے ہر حال میں دن نکلنے سے پہلے حویلی پہنچنا ہے۔ مجھے معاف کرنا۔" خیراں نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ لیے اور تیزی سے اپنے ساتھ آئے بھائی خاور کا ہاتھ تھام کر پیچھے مڑ گئی اور تھوڑی دیر بعد اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ لیلیٰ نے اپنی ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں

[illegible]

سے اس کی آواز کانپ گئی۔

"اچھا۔" وہ چاروں ہنسے۔ لیلیٰ نے اپنے حواس یکجا کر کے تیزی سے پیچھے مڑ کر بھاگنا شروع کر دیا۔

"اوئے پکڑو اسے۔" اپنے پیچھے اس نے اس لڑکے کی آواز سنی تھی۔ اب شاید وہ چاروں اس کے پیچھے بھاگ بھی رہے تھے۔ اچانک کوئی چیز اس کے پاؤں سے ٹکرائی تو وہ منہ کے بل گری اور اس کے ہاتھ میں تھاما بیگ دور جا گرا۔ وہ ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی تب تک وہ چاروں اس کے سر پر پہنچ چکے تھے۔ لیلیٰ میں نہ تو چیخنے کی اور نہ ہی اٹھنے کی ہمت رہی تھی۔ تب ہی دائیں طرف کے گیٹ پر کچھ ہلچل ہوئی تو لیلیٰ نے جھٹکے سے آنکھیں کھول کر دیکھا جبکہ وہ چاروں بھی چونک کر مڑے تھے۔

☆ ☆ ☆

"بعض دفعہ جلدی اٹھنا بھی بڑا مزہ دیتا ہے۔" میں نے لان میں کھلے پھولوں کو دیکھ کر سوچا اور تازہ ہوا میں گہرے سانس لینے لگا۔ آج چونکہ اتوار تھا، بچوں کو لیٹ اٹھنا تھا سو میں بھی فری تھا۔

زندگی کتنی عجیب اور خوبصورت ہے

مریم عزیز

زندگی کتنی مشکل ہے۔ میں نے سوچا اور یہ کوئی آج کی بات نہیں پچھلے دو سالوں سے میری ہر صبح کا آغاز اسی سوچ سے ہوتا ہے۔ اچانک میری نظر گھڑی پر پڑی جہاں سات بج چکے تھے۔ گھوڑے کی طرح سر پٹ بھاگتے ہوئے اپنے خیالات کو میں نے تیزی سے لگام لگائی اور اسی تیزی سے کمرے سے نکل کر کچن کی طرف بھاگا۔ صاف ستھرا کچن اس بات کا واضح ثبوت تھا کہ سلمٰی بیگم اب تک نہیں پہنچیں۔ کتنی دیر تک میں خالی خالی نظروں سے کچن کو گھورتا رہا۔ لیکن گھڑی کی پل پل آگے کو سرکتی ہوئی سوئیاں مجھے مزید گھورنے سے منع کر رہی تھیں۔ سو میں بھاگنے کے سے انداز میں بچوں کے کمرے کی طرف آیا اور اندر داخل ہوتے ہی میرا دل چاہا کہ سلیقے سے جمے اپنے بالوں کو نوچ ڈالوں۔

"سنی ہنی! اٹھو جلدی کرو، سات بج کر پانچ منٹ ہو گئے ہیں۔"

میں سنی کے بیڈ کے قریب کھڑا ہو کر چیخا۔

سنی نے کمبل ہٹا کر صرف ایک نظر مجھے دیکھنے کی زحمت کی اور اس کے بعد اس کا چہرہ کمبل کے اندر غائب ہو گیا۔ میں نے جھپٹنے کے سے انداز میں دونوں پرے کمبل کھینچا۔

"ہری اپ! منہ دھو کر یونیفارم پہن کر کچن میں آجاؤ میں بریک فاسٹ تیار کر رہا ہوں۔"

میں نے ایک ہاتھ سے ہنی کو اور دوسرے سے سنی کو کھینچ کر باتھ روم میں دھکیلا۔ ان کے ہینگ کیے ہوئے یونیفارمز کو بیڈ پر رکھ کر میں بھاگنے کے انداز میں کچن میں آیا۔ توس جلدی سے ٹوسٹر میں ڈالے، جام کی بوتل فریج سے نکال کر ڈائننگ ٹیبل پر رکھی۔ چائے کا پانی رکھ کر میں نے چائے کی پتی اور چینی ڈالنا چاہی تو ان کے جار غائب تھے۔ اِدھر اُدھر دیکھا لیکن کہیں نظر نہ آئے۔ تب ہی کچھ جلنے کی بو آئی تو ٹوسٹر کی طرف مڑا۔ لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی، جلے ہوئے توس میرے ہاتھ میں تھے۔ ڈبل روٹی کی یہ حالت دیکھ کر میرے جیسے چھ فٹ کے بندے کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

مکمل ناول

خود پر قابو پا کر میں نے جیسے تیسے ساری چیزیں ڈائننگ ٹیبل پر رکھیں۔ تب ہی سنی اور ہنی سوئی جاگی کیفیت میں کچن میں داخل ہوئے۔

"جلدی کرو، اسکول لگنے میں بس منٹ رہ گئے ہیں۔" میں نے ایک بار پھر گھڑی دیکھی۔

"تم لوگوں نے بالوں میں برش نہیں کیا؟" ان دونوں کے اجڑے ہوئے گھونسلے جیسے سروں کو دیکھ کر بے ساختہ میرے منہ سے نکلا۔ ہنی نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا۔

"مجھ سے پونی نہیں بنتی۔" اس نے برش نہ کرنے کی وجہ بتائی تو میں نے سنی کو دیکھا۔

"میرے پاس ٹائم نہیں تھا۔" بڑی بے نیازی سے جواب دینے کے بعد وہ اپنے سامنے رکھی ڈبل روٹی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"یہ کیا ہے؟" اس نے سوکھی ہوئی ڈبل روٹی کو چٹکی سے پکڑ کر میرے سامنے لہرایا۔

"سلائس ہے۔" میں نظریں چراتے ہوئے چائے میں چینی ملانے لگا۔

"ہر روز ایسے ہی سلائس کھاتے ہو پھر بھی پوچھتے ہو۔" ہنی نے بھائی کو گھور کر دیکھا۔ "لیکن مجھے تو پراٹھے کے ساتھ فرائی انڈا کھانا ہے۔" سنی کی فرمائش پر میں نے زیادہ غور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کچھ دیر میری طرف خاموشی سے دیکھنے کے بعد اس نے مجھ سے ڈبل روٹی چائے میں ڈبو کر کھانا شروع کر دیا۔ میں نے کن انکھیوں سے اس کا سنجیدہ چہرہ دیکھا۔ تب ہی میری نظر جھومتی ہوئی سلمٰی پر پڑی جو بلند آواز میں گنگناتے ہوئے کچن کی طرف آ رہی تھی۔ میں نے قدرے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا۔

"سلام صاحب جی!"

"وعلیکم۔" غصے میں میرے منہ سے مختصر سا جواب نکلا۔

"سلمٰی! تمہیں پتا بھی ہے مجھے اور بچوں کو صبح جلدی جانا ہوتا ہے۔ پھر بھی تم ہمیشہ دیر سے آتی ہو۔"

[illegible] دیر سے ہو جاتی ہے [illegible] بھی مجھ سے بولی تو مجبوراً [illegible]

"چلو ٹھیک ہے [illegible] کر دو، آئندہ یاد سے [illegible]" میں نے جلدی سے [illegible] اٹھنے کا اشارہ کیا۔ سلمٰی کو صبح کے وقت [illegible] تھی اور ناشتہ مجھے تیار کرنا پڑا تھا لیکن میں اسے ناراض کرنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا کیونکہ اس کے بھروسے پر میں پورا دن بچوں کو بے فکر ہو کر چھوڑ دیتا تھا۔

"آج کل ڈرائیور کم بخت بھی چھٹی پر ہے۔" میں نے کوفت سے سوچا۔

"ہنی بیٹا! میں چھٹی کے ٹائم گاڑی بھیجوں گا تم گھر چلے جانا۔" اسکول کے گیٹ پر اترتے ہی میں نے ہنی کو مخاطب کیا کیونکہ سنی ہمیشہ کی طرح منہ پھلا کر اندر جا چکا تھا۔

سڑک پر سے موڑ کاٹتے ہوئے میں نے بے اختیار گہری سانس لی۔ یقیناً آپ لوگوں کو میری صبح کی روٹین جان کر مجھ پر ترس آ رہا ہو گا۔ اور آنا بھی چاہیے کیونکہ اکثر و بیشتر میں خود اپنے اوپر ترس کھا رہا ہوتا ہوں۔ میں آپ کو اپنے بارے میں بتاتا ہوں۔

میرا نام ڈاکٹر زین [illegible] ہے۔

پروفیشن کے لحاظ سے میں ایک ڈاکٹر ہوں۔ اور ڈاکٹر بھی امریکہ سے ڈگری لینے اور اسپیشلائز کرنے کے بعد شہر کے سب سے بڑے ہسپتال میں جاب کر رہا ہوں۔ اس کے علاوہ میں خاصی بڑی جائیداد کا اکلوتا مالک ہوں۔ اگر میں جاب نہ کروں تو بھی اتنی دولت ہے کہ میں کیا بلکہ میرے بچے بھی آسانی سے اچھی زندگی گزار سکتے ہیں۔ لیکن پھر بھی میں مغرور نہیں۔ شاید مغرور ہو بھی جاتا لیکن میرے دردناک حالات مجھے مغرور ہونے ہی نہیں دیتے۔ کبھی [illegible] کبھی ڈرائیور اور کبھی بچوں کی [illegible] میری اوقات یاد [illegible]

[illegible] ان سے آپ [illegible] لیکن [illegible] بھائی اور بھابھی [illegible] ایکسیڈنٹ میں ان کی [illegible] زندگی میں [illegible] ایک کرن موجود ہے اور وہ [illegible] اس کا خیال آتے ہی موڈ خود بخود خوشگوار ہو گیا۔ جناب میری منگنی آج سے [illegible] پہلے ہوئی تھی جب میں ایک زندہ دل شخص [illegible]

[illegible] سال پہلے ہوئی تھی جب میں امریکہ سے لوٹا تو پہلی بار میں نے اسے اپنے گھر میں دیکھا تھا۔ شازیہ میری خالہ کی بیٹی ہے۔ [illegible] جوان تھا۔ شازیہ [illegible] کیا حسن تھا۔ مشرقی اور مغربی رنگوں کا امتزاج بلکہ مغربی رنگ زیادہ غالب تھا۔ میں نے ماما اور بھابھی کو اپنی پسند بتا دی۔ ہمارے درمیان کوئی ظالم سماج بھی نہیں تھا۔ شازیہ نے بھی مجھے پسند کیا تھا اور خالہ اور خالو کو بھی کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ انہوں نے رسمی طور پر بھی سوچنے کا وقت نہیں لیا تھا اور ایک خوبصورت تقریب میں میں نے اپنے نام کی انگوٹھی اس کی خوبصورت انگلی میں پہنا کر اسے اپنا بنا لیا تھا۔

زندگی بڑی خوبصورت تھی لیکن صرف کچھ مہینوں بعد بھائی اور بھابھی کی اچانک موت نے ہماری زندگی کی خوبصورتی کو بالکل ختم کر دیا۔ ماما بستر پر پڑ گئیں اور بچوں کی محرومی سامنے تھی۔ میں اندر سے ٹوٹ گیا تھا۔ میں کسی سے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ میں نے اپنے آنسو اندر ہی گرنے دیے۔ میں ان تینوں سے بہت پیار کرتا ہوں۔ ہنی اور سنی سے تو بہت زیادہ کیونکہ وہ میرے اس بھائی کی اولاد ہیں۔ جنہوں نے ڈیڈی کے بعد مجھے بالکل اپنے بیٹے کی طرح چاہا تھا۔ سو میں نے اپنے دن رات ان کے نام کر دیے۔ لیکن میری ہزار کوشش کے باوجود میں کسی کو خوشی نہیں دے پا رہا

ہوں۔ گھر کی اس روٹین میں [illegible] نہیں بیٹا! [illegible] اس کی ناراضی [illegible] آ جاتی ہے اور پھر مجھے اس کے ساتھ ہسپتال [illegible] ہماری [illegible] سارے چکر میں [illegible] کبھی شدت سے دل چاہتا ہے کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کہیں دور بھاگ جاؤں۔ لگتا تو نہیں کہ حالات [illegible] صرف امید ہی کی جا سکتی ہے۔ سو میرے [illegible] ہسپتال کی عمارت نظر آتے ہی گاڑی کے ساتھ میری سوچوں کو بھی بریک لگ گئے۔

✡ ✡ ✡

"امی! میری سمجھ میں نہیں آتا، آخر بابا کو میرے مزید پڑھنے پر کیا اعتراض ہے؟" لیلیٰ نے منہ بسور کر فاطمہ سے کہا۔

"بیٹا! تم سب جانتی ہو پھر بھی بحث کر رہی ہو۔" انہوں نے قمیص پر سے نظریں اٹھا کر اپنی بیٹی کا چہرہ دیکھا۔

"لیکن امی! جہاں بابا نے اتنا میرے لیے کیا ہے وہاں تھوڑا اور سہی۔" وہ اب بھی ہار ماننے کو تیار نہیں تھی۔

"لالی پتر! ضد نہیں کرتے۔ تم جانتی تو ہو ہمارے خاندان میں لڑکیوں کو زیادہ پڑھانے کا رواج نہیں ہے لیکن پھر بھی تمہارے ابا نے تمہاری خوشی کے لیے بھائی صاحب کو بھی ناراض کر لیا تھا۔ اب تم یوں ضد کر کے ان کی مشکلات میں اضافہ مت کرو۔" فاطمہ کی بات پر وہ چپ ہو گئی۔ اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھ کر ان کے دل کو کچھ ہوا تو وہ اٹھ کر اس کے قریب آ گئیں۔

"لالی پتر! تیرے بابا نہیں چاہتے کہ تم مزید پڑھو۔ وہ کہتے ہیں بہو بن کر تمہیں ان کے ہی گھر آنا ہے انہیں تم سے نوکری نہیں کروانی۔"

موٹاپے سے نجات

JAUHAR-E-HAZIM

واحد کا جوہر ہاضم

Wahid Herbs Lab

"ابھی میں نوکری کے لیے نہیں اپنی ہابی کے لیے پڑھنا چاہتی ہوں۔" اس نے کمزور سا احتجاج کیا۔

"کیسی ہو؟"

"ٹھیک ہوں۔" اس نے مسکرا کر سر جھکایا۔

"ایسی بات نہیں ہے، ایکٹ ہال میں ضرور کھیلوں گی۔"

[illegible]

ستارہ کے اثبات میں سر ہلانے [illegible]

[illegible]

"سب ٹھیک ہیں۔ تمہارے ڈیڈی تمہیں بہت یاد کرتے ہیں۔"

[illegible]

○ ○ ○

[illegible]

[illegible]

"یہ سلطان خان ابھی تک نہیں گیا۔" میں نے خالی گیٹ دیکھ کر سوچا۔ چابیاں [illegible] میں نے [illegible] اس کو دستک کر [illegible] میرے پاس شاید کوئی دشمن چھپا ہوا ہے، گیٹ کی طرف آگیا۔ ابھی میں نے گیٹ کھولا ہی تھا کہ اچانک کوئی نازک سا وجود مجھ سے ٹکرایا۔ میں حیران پریشان اپنے سامنے کالی چادر میں لپٹے اس وجود کو دیکھنے لگا جس کی بڑی بڑی کالی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ میرے اس طرح دیکھنے پر شاید وہ پریشان ہو گئی تھی۔

"پلیز جلدی سے باہر جا کر دیکھیں وہ لوگ گئے۔" اس نے انگلی سے باہر کی طرف اشارہ کیا تو میں نے جلدی سے باہر جھانکا جہاں چار لڑکے کھڑے تھے مجھے دیکھتے ہی وہ چاروں تیزی سے پیچھے مڑ گئے۔

"وہ لوگ چلے گئے۔" میرے کہنے پر اس نے جلدی سے باہر جھانکا اور ہتھیلی سے اپنے آنسو صاف کیے۔

"تھینکس۔" اس نے مجھ سے کہا لیکن میری نظریں اس کے زخمی ہاتھوں پر ٹھہر گئی تھیں۔

"آپ کا ہاتھ۔" میرے کہنے پر اس کی نظریں اپنے ہاتھوں تک گئیں پھر اس نے جلدی سے انہیں چادر میں چھپا لیا۔

"میں گر گئی تھی۔" اس کی دھیمی آواز پر میری نظریں ایک بار پھر اس کی بھیگی آنکھوں سے ٹکرا گئیں۔

"میں کچھ دیر یہاں رک سکتی ہوں؟" اس کی بات پر میں چونکا اور سوچ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

ایک پاگل تھا اور [illegible] میرے ذہن میں [illegible] گئیں اور آج [illegible] خواہشیں ہی ہوتی تھیں۔

"پلیز میں صرف تھوڑی دیر یہاں رکوں گی پھر میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔" اس کی التجائیہ آواز [illegible] میں نے سوچا اور گیٹ بند کر کے اسے لان میں لے آیا۔

"آپ بیٹھیں [illegible]" [illegible] تیار کیا۔

میں حیرت سے اس کے [illegible] اب گلی کے [illegible] پر پرس تلاش کر رہی تھی۔

"کیا ہوا؟" میں نے اس کے قریب [illegible]

"میرا پرس یہاں گرا تھا اب نہیں ہے" روتے ہوئے سڑک کی طرف اشارہ [illegible] نے کچھ افسوس سے ادھر نظریں [illegible] تلاش کرنے کی کوشش کی اور ناکامی [illegible]

"صاحب جی! کوئی مسئلہ ہو گیا ہے؟" سلطان خان کی آواز میں تیزی سے پلٹا۔

"ہاں سلطان! ان کا بیگ گم ہو گیا ہے۔" سلطان باہر نکل آیا۔

"کیا بیگ تھا؟ کس رنگ کا تھا؟"

"بلیک۔"

"اچھا میں دیکھتا ہوں۔" سلطان خان گلی کے آخر تک گیا اور اس دوران میری اور اس لڑکی کی نظریں مسلسل سلطان خان پر ہی تھیں۔ کچھ دیر بعد وہ خالی ہاتھ اس کے سامنے تھا۔

"کیا بی بی! کہیں نہیں ملا۔" سلطان خان کے کہنے پر اس کے آنسوؤں میں مزید روانی آگئی۔ نجانے کیوں مجھے اس پر بہت ترس آیا۔

"آپ اندر آجائیں۔" میرے کہنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"دیکھیں اس وقت باہر کسی طرح روشنی نہیں ہوگی۔ آپ کو پھر کوئی [illegible] ہو سکتی ہے۔ آپ [illegible] کا انتظار کریں۔" میری بات شاید اس کی سمجھ میں

[illegible]

مجھ سے کہنے پر وہ جلدی سے اندر کی طرف متوجہ [illegible] گہرا سانس لے کر ایک بار پھر اس لڑکی کی طرف [illegible]

"آپ ناشتہ کر لیں اور پھر مجھے بتائیں آپ کو کہاں جانا ہے۔ میں تب تک کپڑے چینج کر کے آتا ہوں۔" [illegible] ساکت ہو گیا۔

[illegible] سلمیٰ بیگم [illegible] تیزی سے [illegible]

[illegible] حیرت سے ماما کو دیکھنے لگا جو رونے میں اس کا ساتھ دینے لگی تھیں۔

"نہیں بیٹا چپ کر جاؤ۔ یہ بھی تمہارا گھر ہے۔" ماما نے اسے خود سے الگ کر کے اس کے آنسو صاف کیے۔

"ماما مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" [illegible]

نے جلدی سے قدم باہر کی طرف بڑھائے۔
"کیا بات ہے" ملا کی فرمائش پر میں ڈر کے مارے اچھل پڑا۔

"ملا کیا ضرورت ہے اس لڑکی کو یہاں رکھنے کی۔ کیا پتا کسی ڈاکوؤں کے گروہ کی لیڈر ہو۔" میرے کہنے پر ملا نے گھور کر مجھے دیکھا۔

"نہیں وہ شکل سے ایسی لگتی ہے وہ بے چاری تو اتنی معصوم سی ہے۔"

"ملا پیر شکل ہی تو دھوکا دیتی ہے۔" میں نے ملا کی پوری مزید طویل ہونے سے پہلے اپنا فلسفہ جھاڑا تو ملا مجھے گھورنے لگیں۔ ان کو خاموش دیکھ کر میں مزید بولا۔

"آپ خود سوچیں، اچھی خاصی لڑکی جس کے پرس میں پچاس ہزار روپے تھے وہ کہاں سے آئے اور وہ کہہ رہی ہے اس کا کوئی گھر نہیں کوئی رشتہ دار نہیں تو کیا آج سیدھی آسمان سے اتری ہے وہ بھی ہمارے گھر کے آگے۔ اتنی دیر کیسے ٹھہری ہوگی، یہ ضرور کوئی خطرناک لڑکی ہے۔" میں نے پرجوش انداز میں اپنے خدشات بیان کرنے کے بعد ملا کو دیکھا وہ خاموش تھیں اس کا مطلب تھا وہ میری باتوں سے اتفاق کر رہی ہیں۔ ملا نے میری طرف دیکھا اور کہا۔

"وہ لڑکی یہیں رہے گی۔ اب مزید کوئی بکواس مت کرنا۔" ملا نے انگلی اٹھا کر مجھے دھمکی دی تو مزید کچھ کہنے کے لیے میرا کھلا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ میں غصے سے اپنے کمرے کی طرف آگیا۔

آج صبح مجھے اس لڑکی پر ترس آرہا تھا لیکن اب … میں نے گھر کا نمبر ملایا غصے میں میں موبائل بھی گھر بھول آیا تھا۔

"ہیلو! ہاں ملا گھر میں سب ٹھیک ہے؟" ہنی کی آواز سنتے ہی میں کافی بے چینی سے بولا۔

"جی بھائی!" وہاں سے کافی حیرت سے کہا گیا۔

"وہ لڑکی کہاں ہے؟"

"وہ تو دادو کے پاس بیٹھی ہیں۔" میں نے فون رکھ دیا۔ بمشکل ایک گھنٹہ گزار کر میں گھر کے لیے نکل پڑا۔ عجیب سی پریشانی تھی

پھر آکر ملا کے کمرے کے کھلے دروازے … بھاگا۔ جھلی وہ اپنی ساری کہانی … سنا رہی تھی۔ میں غصے سے کمرے میں آگیا۔

"ابھی شام کو …" … ہوتی تو ملا کو وہ کچھ … کمرے سے باہر ہی نہیں آنا تھا … وہ لڑکی کمرے سے آگئی۔

رات کو جب میں ڈائننگ روم میں داخل ہوا تو ملا بڑے اصرار سے اسے کھانا کھلا رہی تھیں۔ میں اپنی کرسی کی طرف بڑھا۔ کھانا کھاتے ہوئے … میں نے اپنی پریشانی کے بل دور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔

"بیٹا! میں نے تمہارے لیے گیسٹ روم کھلوا دیا ہے۔ سلمیٰ ابھی اسے گیسٹ روم میں لے جاؤ۔"

"ہونہہ تو موصوفہ کا نام سلمیٰ ہے۔" میں نے غصے سے سوچا۔

وہ ابھی تو ساتھ ملا اور بچے بھی اٹھ گئے اور میں جھنجلا کر رہ گیا۔

۞ ۞ ۞

بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ میں نے جو سر کا برش پیش کیا اور سارا کچن جو سر کی آواز سے گونج اٹھا۔ میں نے جلدی سے ٹوسٹر سے توس نکالے۔ ابھی میں فریج سے دودھ نکالنے والا تھا جب میری نظر دروازے میں کھڑی سلمیٰ پر پڑی۔ میرے ماتھے پر خود بخود بل پڑ گئے۔

"کوئی کام ہے آپ کو؟" میں نے درشتی سے پوچھا۔ جواباً اس کی گھبراہٹ بے ساختہ تھی۔

"جی … میں …" وہ شاید مجھ سے کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن اسے دیکھنے اور سننے کا مجھ میں حوصلہ بالکل نہیں تھا۔

"آپ کو جو بھی کام ہے بعد میں کر لیجیے گا۔ فی الحال میں یہاں پر بزی ہوں۔" میرے لفظوں کے برعکس

○ ○ ○

[illegible]

وجہ سے میں تین دن سے مسلسل عذاب میں
تھا کہ سب ٹھیک ہے پالیس فون کر کے پتا کر آئی
چوکیدار کی طرح میری نظریں گیسٹ روم کے
دروازے پر لگی رہتی تھیں کہ پتا نہیں محترمہ کب
نکلیں میں کہا ہے۔

نہیں نکلی دن سے بہانے تھی مگر میرے سامنے بالکل
ہی بلکہ مزید عذاب میں مبتلا ہو گئی تھی ... بچوں کے
بجائے اچھی میں نے ... کا ... اٹھایا تھا کہ
... نظروں سے

[illegible]

کی کوشش کی۔

○ ○ ○

[illegible]

[illegible]

"نیلی کیسی ہے؟" شازمہ اب بھی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ شازمہ کی حیرت پر میں دل ہی دل میں [illegible]

میں نے اسے نیلی کے بارے میں بتایا تھا کہ"

[illegible]

میں اور نیلی۔ "پہلے میں حیران ہوا اور پھر [illegible]

[illegible] بھی نہیں۔ پھر تمہارے ہوتے ہوئے مجھے کسی اور کو دیکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟" میں نے اپنی نظریں [illegible]

[illegible]

اس کے چہرے پر جا رکے
سکون پھر بھی اس کے چہرے پر [illegible]
[illegible] مسکرا دیا۔ تب مجھے پریشان نظر آ رہی تھی۔ میں
"ہاں، واقعی بھلا میرا اور اس کا کیا مقابلہ۔" میں
نے [illegible]
[illegible]
اپنے کمرے میں آ گیا۔
مسکرانا بھی حد کرتی ہے۔ بھلا [illegible] میں
[illegible] سوچا۔

○ ○ ○

آج میں ہاسپٹل میں اتنا تھک گیا تھا کہ آتے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا۔ میں نیند میں تھا جب کسی نے مجھے جھنجوڑ کر جگایا۔ میں نے مندی مندی آنکھوں سے دیکھا جہاں [illegible] کھڑی رو رہی تھی۔ میں جھٹکے سے اٹھا۔

"کیا ہوا؟" اس کے آنسو دیکھ کر میں پریشان ہو گیا تھا۔

"[illegible] کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔" [illegible] کی بات سن کر میں تیزی سے [illegible] ماما کے کمرے کی طرف بھاگا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی میرے قدم رک گئے۔ [illegible] ماما [illegible] کر رہی تھی۔

"[illegible] میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گی۔ امی! [illegible] آپ کے پاس ہے۔" [illegible] کی اور ہی کیفیت میں [illegible] میں نے [illegible] سے اس کو دیکھ کر ماما کو [illegible] کے عالم میں [illegible] میں نے [illegible] کے [illegible]

[illegible]

"[illegible] سو جاؤ۔ میں ماما کے پاس ہوں۔"

"نہیں، میں آنٹی کے پاس رہوں گی۔" وہ قدرے سنبھل چکی تھی۔

"آر یو شیور۔" میرے پوچھنے پر اس نے سر ہلایا تو میں اپنے کمرے میں آ گیا۔ دوبارہ جب میری آنکھ کھلی تو صبح کے سات بج رہے تھے۔ میں جلدی سے ماما کی طرف بڑھا اور اب کے حیرت کے مارے میں دنگ رہ گیا۔ [illegible] اب بھی اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی۔ میں اندر آ گیا۔ مجھے دیکھ کر اس نے ماما کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"آنٹی کے لیے کیا لاؤں؟" وہ کھڑی ہو گئی۔

"کوئی بھی ہلکی پھلکی چیز۔" میری بات سن کر وہ باہر نکل گئی۔ ماما کو چیک کرنے کے بعد میں بھی کچن میں آ گیا۔

"آپ کچھ لیں گے؟" مجھے دیکھ کر اس نے پوچھا۔

"ایک کپ چائے۔" اس سے کہہ کر میں ڈبل روٹی پر جام لگانے لگا۔ اس نے چائے کا کپ میرے آگے رکھا تو میں نے نظر اٹھا کر اس کا [illegible]

حنا

آج ہی اپنے قریبی بک اسٹال سے طلب کریں

[illegible]

"تم نے آج کا اخبار پڑھا؟" ماما کی آواز [illegible]
آنکھیں کھول دیں۔
"نہیں۔"
"پتہ نہیں دولت کی لالچ میں انسان اتنا گر کیوں جاتا ہے کہ رشتوں کی پہچان بھول جاتا ہے۔" [illegible] بول رہی تھیں۔ "پہلے لیلیٰ کے [illegible] اس کے باپ کو مار دیا اور اب [illegible] علی کے [illegible] جائیداد کے لیے [illegible] بدلہ لینے کے لیے اپنے [illegible] اور سہیل [illegible] ساری عمر جیل میں گزارے [illegible]"
[illegible]
"واقعی سچ ہے انسان [illegible]"
"سب جانتے ہیں۔ آخرت میں انسان کے نیک اعمال اس کے کام آئیں گے۔ دولت نہیں۔ پھر بھی سب بھول جاتے ہیں۔ انسان انجام سے غافل ہے۔"
تھوڑی دیر بعد انھوں نے پوچھا۔
"زین! لیلیٰ کی ماں کا کچھ پتہ چلا؟"
"جی ماما! میں نے انہیں اطلاع کر دیا ہے وہ لوگ کل صبح آئیں گے۔"

[illegible]

تھوڑی دیر بعد میں چپ چاپ وہاں سے چلا آیا۔

◇ ◇ ◇

"ہیلو زین! کیسے ہو؟" شازمہ کو دیکھ کر میں چونکا۔
"میں لیلیٰ کو دیکھنے آئی تھی۔ اب کیسی ہے؟"
"ٹھیک ہے۔ بیٹھو۔" میں نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا۔
"زین! ہماری شادی کی ڈیٹ فکس کرنا چاہ رہی ہیں۔"
"جانتا ہوں۔" میں اب بھی اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔
"تو اس کا مطلب ہے تمہیں میری ہاں میں منظور ہے۔" وہ خوشی سے چہکی۔ "میں جانتی تھی زین تم مجھے نہیں چھوڑ سکتے۔" شازمہ کے لہجے میں اپنی بات پر یقین تھا۔

[illegible]

◇ ◇ ◇

"آج میں آپ کا احسان [illegible]" [illegible]
[illegible] "ماما کے گلے [illegible] کے سامنے بیٹھ گئی۔
ماما سے الگ ہو کر وہ [illegible] سے رو رہی۔
دونوں اس کے دائیں بائیں [illegible] تھے
"آپ نے میری بیٹی کا اتنا خیال رکھا، میں ساری زندگی آپ کی احسان مند رہوں گی۔"
لیلیٰ کی امی نے ان سے کہا تو میں نے ماما کا چہرہ دیکھا [illegible] کوشش میں سرخ ہو رہا تھا۔
"لیلیٰ اب مجھ سے ملنے آؤ گی؟" ماما نے بڑی آس سے اس کا چہرہ دیکھا تو وہ آنسو پونچھ کر مسکرادی۔
"کیوں نہیں آنٹی! جب شازمہ اور زین کی شادی ہوگی تو میں ضرور آؤں گی۔"
وہ اب شازمہ کی طرف مڑ گئی۔ شازمہ سے ملنے کے بعد اس کی نظریں میری طرف اٹھیں۔ تو میں بے اختیار ہو کر اس کی طرف بڑھا۔
"لیلیٰ آئی ایم سوری میری وجہ سے تمہیں بہت تکلیف پہنچی۔"
"آپ کو معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر